بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ ۶ احسان ۱۳۴۸ ہش ۶ جون ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۲۹

اخبار احمدیہ

•- ربوہ ۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

•- ربوہ ۵ احسان۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں:-

"جنجہ (یوگنڈا مشرقی افریقہ) سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم شیخ عبد الغنی صاحب ان دنوں بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی حالت اب پہلے سے تو بہتر ہے۔ لیکن ابھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے احباب جماعت ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔"

•- لاہور (بذریعہ ڈاک) ۸ احسان (جون) بروز اتوار بوقت ساڑھے چار بجے شام مسجد دار الذکر میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوگا۔ لجنہ لاہور کی تمام حلقہ جات کی ممبرات سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔ ہر حلقہ کی عہدہ داران کی حاضری لازمی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور)

•- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

احمدیہ سکنڈری سکول بو کی عظیم الشان کامیابی

فٹ بال میں نیشنل چیمپئن شپ کا اعزاز

مغربی افریقہ میں ہمارے سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف تعلیم میں بلکہ کھیلوں کے میدان میں بھی ہمیشہ نمایاں حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ سیرالیون مغربی افریقہ سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ اس دفعہ احمدیہ سکنڈری سکول بو (B.O) نے فٹ بال نیشنل چیمپئن شپ جیت کر اسلامی سکولوں کی نیک نامی میں اور بھی اضافہ کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سکول کے لئے اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

(وکالت تبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس گھڑی کا وارد ہو جانا نہایت یقینی ہے اسے فراموش مت کرو

ہر وقت ایسے رہو کہ گویا تیار رہو معلوم نہیں کہ وہ گھڑی کب آجائے

"جس دن کا آنا نہایت ضروری اور جس گھڑی کا وارد ہو جانا نہایت یقینی ہے اس کو فراموش مت کرو اور ہر وقت ایسے رہو کہ گویا تیار رہو کیونکہ نہیں معلوم کہ وہ دن اور گھڑی کس وقت آجائے گی۔ سو اپنے وقتوں کی محافظت کرو اور اس سے ڈرتے رہو جس کے تصرف میں سب کچھ ہے۔ جو شخص قبل از بلا ڈرتا ہے اس کو امن دیا جائے گا۔ کیونکہ جو شخص بلا سے پہلے دنیا کی خوشیوں میں مست ہو رہا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے دکھوں میں ڈالا جائے گا۔ جو شخص اس قادر سے ڈرتا ہے اس کے حکموں کی عزت کرتا ہے پس اس کو عزت دی جائے گی۔ جو شخص نہیں ڈرتا اس کو ذلیل کیا جائے گا۔ دنیا بہت ہی تھوڑا وقت ہے۔

بے وقوف وہ شخص ہے جو اس (دنیا) سے دل لگا دے اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ جو دعا صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے کی جاتی ہے۔ وہ کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو کہ

اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ٦ احسان ١٣٤٨ ہش

اخلاقی حالتیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و سنت کی روشنی میں انسان کی اخلاقی اصلاح کی تقسیم اس طرح بھی فرمائی ہے کہ اخلاقی حالتوں کو دو حالتوں پر تقسیم فرمایا ہے۔ ایک حالت "ترکِ شر" کی ہے اور دوسری حالت "ایصالِ خیر" کی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب جاننا چاہیئے کہ اخلاق دو قسم کے ہیں۔ اوّل وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ترکِ شر پر قادر ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ایصالِ خیر پر قادر ہوتا ہے اور ترکِ شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ تا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی اور عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچا دے۔ یا نقصان رسانی اور کسرِ شان ارادہ نہ کرے اور ایصالِ خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے مال یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے۔ یا اس کے جلال یا عزت ظاہر کرنے کا ارادہ کر سکے یا اگر کسی نے اس پر ظلم کیا تھا تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اس سے درگذر کر سکے۔ اور اس طرح اس کو دکھ اور عذاب بدنی اور تاوانِ مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہنچا سکے۔ یا اس کو ایسی سزا دے سکے جو حقیقت میں اس کے لئے سراسر رحمت ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۲، ۵۳)

ترکِ شر کے متعلق آگے حضور فرماتے ہیں۔

"اب واضح ہو کہ وہ اخلاق جو ترکِ شر کے لئے صانعِ حقیقی نے مقرر فرمائے ہیں وہ زبانِ عربی میں جو تمام انسانی خیالات اور اوضاع اور اخلاق کے اظہار کے لئے ایک مفرد لفظ اپنے اندر رکھتی ہے چار ناموں سے موسوم ہیں۔" (ایضاً ص۵۳)

ان میں سے پہلا خلق احصان ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پہلا خلق احصان کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس لفظ سے مراد خاص وہ پاک دامنی ہے۔ جو مرد و عورت کی قوتِ تناسل سے علاقہ رکھتی ہے۔ اور محصن یا محصنہ اس مرد یا اس عورت کو کہا جائے گا۔ جو حرام کاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں جس کا نتیجہ دونوں کے لئے اس عالم میں ذلت اور لعنت اور دوسرے جہان میں عذابِ آخرت اور متعلقین کے لئے علاوہ بے آبروئی نقصان شدید ہے۔" (ایضاً ص۵۳)

"اس جگہ یاد رہے کہ یہ خلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاک دامنی یہ اسی حالت میں خلق کہلائے گا جبکہ ایک شخص جو بدنظری بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی قدرت نے وہ قوٰے اس کو دے رکھے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اس جرم کا ارتکاب ہو سکتا ہے۔ اس فعلِ شنیع سے اپنے تئیں بچائے اور اگر بباعث بچہ ہونے یا نامرد ہونے یا خوجہ ہونے

۴۲ یا پیر فرتوت ہونے کے یہ قوت اس میں موجود نہ ہو تو اس صورت میں ہم اس کو اس خلق سے جس کا نام احصان یا عفت ہے موصوف نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عفت اور احصان کی اس میں ایک طبعی حالت ہے۔ مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ طبعی حالتیں خلق کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتیں بلکہ اس وقت خلق کی مد میں داخل کی جائیں گی جبکہ عقل کے زیرِ سایہ ہو کر اپنے محل پر صادر ہوں۔ یا صادر ہونے کی قابلیت پیدا کر لیں۔ لہذا جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ بچے اور نامرد اور ایسے لوگ جو کسی تدبیر سے اپنے تئیں نامرد کر لیں اس خلق کا مصداق نہیں ٹھہر سکتے۔ گو بظاہر عفت اور احصان کے رنگ میں اپنی زندگی بسر کریں بلکہ تمام صورتوں میں ان کی عفت اور احصان کا نام طبعی حالت ہوگا نہ اور کچھ۔" (ایضاً ص۵۴)

آج مادہ پرستی کے زیرِ اثر مغربی تہذیب میں "احصان" عملاً کوئی بات ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مغربی ممالک میں بے حیائی اور فحاشی اس قدر ترقی کر چکے ہیں کہ انسانی فطرت چیخ اٹھی ہے۔ افسوسناک امر تو یہ ہے کہ یہ برائی مشرقی ممالک میں بھی اب بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اسلام کے اثر سے جو عفت کا ایک معیار ان ممالک میں قائم ہوا تھا وہ نہایت پستی میں گر گیا ہے۔

اسلام نے "احصان" کی حفاظت کے لئے جو اصول دیئے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ ناظرین کی توجہ کے لئے ان کا ذکر بھی آگے آئے گا۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز ہلکی پڑھانی چاہیئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْكَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے۔ کیونکہ ان میں کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ ان کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اور جب تم سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جتنی لمبی چاہے پڑھے۔

رباعی

تُو خاکِ درخشندہ ہے بے نُور نہیں
تُو بندۂ آزاد ہے مجبور نہیں
ابلیس کی نسبت ہے خدا تجھ سے قریب
تُو عرشِ معلیٰ سے بہت دُور نہیں

سعید احمد

مومنین کے روحانی مراتب اور ان کی صفت

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔اے (واقفِ زندگی) ربوہ)

(۲)

دوسرا مرتبہ

خدا تعالیٰ سے وابستگی کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان لغویات سے کنارہ کشی اختیار کرتا اور خیرات کو اختیار کرتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ یوں اشارہ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔

(کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے) وہ (مومن) جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی یوں تشریح فرماتے ہیں:۔

"دوسرا ترقی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بوجہ ترقی ایمان کے کسی قدر تعلق ان کا خدائے رحیم سے ہو جاتا ہے جیسا کہ علقہ (لوتھڑا) ہونے کی حالت میں جب نطفہ کا تعلق کسی قدر رحم سے ہو جاتا ہے تو وہ لغو طور پر گر جانے یا بہہ جانے یا اور طور پر ضائع ہو جانے سے امن میں آجاتا ہے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ سو روحانی وجود کے دوسرے مرتبہ پر خدائے رحیم سے تعلق بعینہٖ اس تعلق کے مشابہ ہوتا ہے جو جسمانی وجود کے دوسرے مرتبہ پر علقہ کو رحم سے تعلق ہو جاتا ہے۔۔۔ لیکن ہنوز وہ ایک جما ہوا خون ہے جس نے ابھی نجاست خفیفہ کی پاکیزگی حاصل نہیں کی۔۔۔ پس مومن وہی ہے جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتا ہے اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگانا ہے۔۔۔۔ لیکن یہ تعلق جو صرف لغویات کے ترک کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے یہ ایک خفیف تعلق ہے کیونکہ اس اس مرتبہ پر مومن صرف لغویات سے تعلق توڑتا ہے لیکن نفس کی ضروری چیزوں سے اور ایسی باتوں سے جن پر معیشت کی آسودگی کا انحصار ہے ابھی اس کے دل کا تعلق ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۹۸ تا ۲۰۲)

خدا تعالیٰ کے کامل تعلق کے لئے لغویات کا ترک کرنا لازمی ہے۔ طبیعت کے میلان میں وحدت کی ضرورت ہے یہ نہ ہو کہ خدا سے بھی کچھ تعلق رکھے مگر لغویات بھی ترک نہ کرے۔ عملاً ایسا ممکن نہیں۔ روشنی کی موجودگی میں اندھیرے چھٹ جاتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ سارے دل اور ساری جان کے ساتھ خداوند تعالیٰ سے محبت کرے۔ جب دل میں صفائی پیدا ہو جائے گی تو اس میں صرف اور صرف خدا کا نور چمکے گا کوئی کثافت اور میل کچیل راہ نہ پا سکیں گے۔ سورہ فرقان کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے تحت عباد الرحمٰن کی صفات کے بیان میں فرماتا ہے کہ

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔

کہ ان کی فطرت لغویات سے دور بھاگتی ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں ہم اس صفت کو مشاہدہ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جوا بازی۔ شراب خوری گپ بازی۔ محافل سرود و غنا۔ بے جا تفاخر۔ فضول خرچی۔ زیورات کا ناجائز استعمال یہ سب لغویات ان کی گھٹی میں پڑی تھیں۔ گویا یہ ہزاروں بت تھے جن کی پوجا وہ دن رات کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں خانہ کعبہ کو ۳۶۰ بتوں سے پاک کیا وہاں ان لوگوں کے دلوں کے صنم خانوں کو بھی تمام بتوں سے پاک وصاف کر دیا اور انہیں کعبۃ اللہ بنا دیا جن میں ہر وقت خدا کا نور جلوہ فگن رہنے لگا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ اے مدینہ والو شراب حرام کر دی گئی تو چشمِ بینا نے دیکھا کہ شراب کے نشے میں مست اس آواز پر کان دھرتے ہیں اور چون وچرا کئے بغیر شراب کے مٹکے لنڈھا دیتے ہیں یہاں تک کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب برسات کے پانی کی طرح بہتی نظر آتی ہے۔ انہوں نے یہ نمونہ لغویات سے کنارہ کشی کا دکھایا اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ اس اسوہ حسنہ پر عمل کرنا آج بھی انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے ہمارا فرض ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک موجودہ زمانے میں جو لغویات پائی جاتی ہیں ان میں سب سے مقدم سینما ہے جو قومی اخلاق کے لئے ایک نہایت ہی مہلک اور تباہ کن چیز ہے۔ ۔۔۔ دوسری چیز جو لغویات میں امتیازی مقام رکھتی ہے قمار بازی ہے۔۔۔۔۔ اور تیسری چیز جو موجودہ زمانے کے لحاظ سے لغو میں شامل ہے وہ ناچ ہے۔۔۔ پس گانے کی طرح ہر قسم کا ناچ بھی ایک لعنت ہے جس سے نوجوانوں کے اخلاق بگڑتے اور قوم کے اموال تباہ ہوتے ہیں۔ چوتھی چیز جو لغویات میں شامل ہے اور جس کا ترک کرنا نہایت ضروری ہے وہ حقہ ہے۔ اس کو چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص خود نہ چھوڑ سکے تو اسے کم از کم یہ کوشش ضرور کرنی چاہیئے کہ اس کی اگلی نسل اس بدی سے محفوظ رہے اور اس کی عمر کے خاتمہ کے ساتھ اس لغو فعل کا بھی اس کے خاندان سے خاتمہ ہو جائے۔ پھر لغویات میں بے کار بیٹھ کر گپیں ہانکنا اور دوسروں سے بے تعلق باتیں پوچھتے رہنا بھی شامل ہے۔۔۔ اگر مسلمان غور کریں اور ان کی روحانی آنکھ کھلی ہو تو انہیں معلوم ہو کہ آج کفر اور ایمان کی ایک بہت بھاری جنگ لڑی جا رہی ہے اور شیطان اپنے تمام ہتھیاروں سمیت میدان میں اترا ہوا ہے اور رحمٰن خدا کا لشکر بھی کفر کی سرکوبی کے لئے کھڑا ہے اور دونوں لشکروں میں وہ آخری جنگ جاری ہے جس میں ابلیس کا سر ہمیشہ کے لئے کچلا جائے گا۔ اگر ایسے نازک وقت میں بھی انہوں نے لغویات کو ترک نہ کیا اور اپنے فرائض کے سمجھنے کی کوشش نہ کی تو ان سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۴۲)

تمام ایسی رسومات جن کے متعلق قرآن وحدیث کی طرف سے کوئی رہنمائی نہیں ملتی وہ سب لغویات میں شامل ہیں۔ بیاہ شادی۔ موت و فوت کے مواقع پر جو رسومات کی جاتی ہیں اسلام انہیں پسند نہیں کرتا اور انہیں لغویات میں شمار کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی لئے رسومات کے خلاف اعلانِ جہاد فرمایا ہے اور آپ نے ۲۳ جون ۱۹۶۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"میں ہر گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف اعلانِ جہاد کرتا ہوں اور جو گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی

قہری رنگ میں آپ پروارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پروارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذّتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تب بھی وہ سودا مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

اس ارشادِ گرامی اور تعلیم قرآن کی روشنی میں کون ایسا مومن ہوگا جس کی یہ خواہش نہ ہوگی کہ وہ تمام قسم کی لغویات اور بد رسومات کو ترک کر کے اپنے مولا کا پیارا بن جائے۔

تیسرا مرتبہ

جب مومن خدا کی محبت میں سرشار ہو کر سب لغویات سے کنارہ کشی کر لیتا ہے تو اس کے لئے یہ بھی آسان ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کر دے۔ مفلح مومنین کا تیسرا روحانی مرتبہ یہی ہے کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ۔

(کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے) وہ (مومن) جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ وہ مومن کہ جو پہلی دو حالتوں سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے وہ صرف بیہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتا بلکہ بخل کی پلیدی کو دُور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر ایک انسان کے اندر ہوتی ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے کہ انسان اس کی بجا آوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے للہ دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے اور جب بخل کی پلیدی جس سے انسان طبعاً بہت تعلق رکھتا ہے انسان کے اندر سے نکل جاتی ہے تو وہ کسی حد تک پاک بن کر خدا سے جو اپنی ذات میں پاک ہے ایک مناسبت پیدا کر لیتا ہے ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے"

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۳)

انسان جب اپنا مالِ عزیز جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے جو سخت تکلیف اور عرقریزی سے کمایا گیا ہے خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے تو اس کے ایمان میں ایک شدّت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے اس درجہ میں آ کر انسان ایک طرف تو اپنی نمازوں میں خشوع کا طریق اختیار کرتا ہے اور دوسری طرف اپنی جائز و ناجائز ضروریات کو ترک کر کے اپنی محبت پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس درجہ میں مومنوں کو رحیم خدا سے ایک ایسا تعلق ہو جاتا ہے کہ جو پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہؤا جاتا ہے۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

تم حقیقی نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی عزیز اشیاء میں سے راہِ خدا میں خرچ نہ کرو اور خرچ کرتے وقت بھی خلوص نیت اور تقوی اللہ کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ظاہری قربانی کچھ حیثیت نہیں رکھتی جب تک کہ تقوٰے نہ ہو دل میں خوف اور ایک رنگ کی تبدیلی نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

اللہ تعالیٰ تک قربانیوں کا ظاہر نہیں بلکہ جو تقوٰی ان کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے وہ پہنچتا ہے۔ اسلام نے سرًا و علانیۃً دونوں طرح خرچ کرنے کی ہدایات فرمائی ہیں۔ پوشیدہ طور پر اس لئے کہ غرباء میں عزتِ نفس قائم رہے، اور اعلیٰ اخلاق پیدا ہوں اور احساس کمتری ایسے رنگ میں پیدا نہ ہو کہ ان کی اعلیٰ صلاحیتوں اور استعدادوں کو ٹھیس پہنچے اور اعلانیہ اس لئے فرمایا تا کہ قومی نیکی برقرار رہے اور معاشرہ کی اجتماعی ضروریات پوری ہوں۔ مثلاً شفاخانے اور مدرسے کی تعمیر، مسافروں کی سہولت کے لئے کنوئیں اور نلکے لگوانے کا کام۔ یہ سب ایسے کام ہیں جو خدا کی محبت اور روحانی مدارج میں ترقی میں مدد دیتے ہیں۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمان زکوٰۃ کے علاوہ اموال فی سبیل اللہ خرچ کرتے تھے اور بوقتِ ضرورت نصف بلکہ تمام مال بھی انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس ایک ضعیفہ آئی اور کہنے لگی کہ ہمارے گھر میں چوہے نہیں ہیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ ان کا مطلب یہ تھا کہ غلہ وغیرہ کچھ چیز نہیں ہے جن پر چوہے آتے ہیں۔ اس طریقِ اظہار پر حضرت سعدؓ بڑے متعجب ہوئے اور فرمایا کہ جاؤ اب تمہارے ہاں چوہے ہی چوہے ہوں گے۔ آپ نے ان کے گھر کو غلہ اور روغنی اشیاء سے بھر دیا۔

(استیعاب جلد ۲ صفحہ ۵۳۹)

اسی طرح ایک دفعہ حضرت امام حسینؓ نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں یہ دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ مجھے دس ہزار درہم عنایت فرما۔ آپ نے سُنا اور چُپ کر کے گھر گئے اور اتنی رقم اسے بھجوا دی۔

(ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۲۱۴)

صحابہ کرام سرًا و علانیۃً دونوں طریق پر عمل کرتے تھے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ آج بھی اسی نمونہ پر عمل کرتے ہوئے غرباء کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ (باقی)

درخواستِ دعا

(۱) مرزا نور الدین صاحب گلبرگ لاہور کو چند پریشانیاں لاحق ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم ان کی پریشانیاں دُور فرمائے۔ آمین۔ (ملک فضل احمد نشتر محلہ دار الیمن ربوہ)

(۲) میری خالہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ جو کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ عنقریب بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے اور سفر و حضر میں ان کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے۔

(نیّر بنت پیر نصیر احمد۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

ضرورت چوکیداران

ایک فیکٹری کے لئے فوج سے فارغ شدہ چوکیداران کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ صحتمند لمبے قدوالا اور احمدی ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ اسّی سے سو روپے تک ماہوار ہوگی۔ رہائش مفت ہوگی۔ خواہشمند احباب اپنے امیر جماعت کی سفارش سے درخواستیں بھیجیں۔

معرفت مینیجر الفضل

تحریک جدید کی بنیاد اور پاکستانی جماعتیں

محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے بارے میں متعدد خطبات میں اس الٰہی تحریک کے بنیادی اصول اور اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا

"تحریک جدید کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے اور قرآن کے پیغام کو دُنیا تک پہنچایا جائے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کے ماتحت بیرونی دنیا میں مبلغ بھجوائے گئے"

(الفضل ۴ دسمبر ۵۲ء)

انیس سالہ دور کے بعد؟

چونکہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عالمگیر تحریک کو اللہ تعالیٰ کے منشاء خاص کے ماتحت پہلے تین سال پھر دس سال اور بعدہٗ انیس ۱۹ تک ممتد فرمایا تھا اور اس طرح خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ یہ کوئی عارضی تحریک ہے اس لئے حضور نے انیس سالہ دور کے بعد ۵۴-۱۹۵۳ء میں متواتر تین چار خطبات کے ذریعہ تحریک جدید کی اہمیت بیان فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ کے منشاء خاص کے ماتحت اسے استقلال بخشا اور اس میں ہر فرد جماعت کی شمولیت کو ضروری قرار دیا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا

(۱) "یہ تحریک ہے تو دائمی نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک ہمیشہ جاری رہے جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے"

۲۔ "تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دور تو تمہیں اسلئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"

خلافت ثالثہ کی توجہ خاص

نومبر ۱۹۶۵ء میں جب الٰہی نوشتوں کے مطابق سیدنا حضرت المصلح الموعود نقطۂ مرکزی کی طرف واپس بلائے گئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مقدس تحریک کو اپنی توجہ خاص سے نوازا۔ اسلام کے قلعوں پر شدت سے گولہ باری کرنے والی قوموں کے محاذ کو خود بچشم خود ملاحظہ کرنے کے لئے حضور نے سفر یورپ اختیار فرمایا اور واپسی پر جماعت کو اس عظیم تحریک کے لئے پہلے سے زیادہ تیز رفتاری اور جذبۂ اخلاص کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کی پے درپے تلقین فرمائی چنانچہ حضور کے ایک خطبہ فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۶۷ء کا اقتباس بطور نمونہ درج ذیل ہے۔ فرمایا

"یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے انشاء اللہ اگر ہم اپنی غفلت اور سستی کے نتیجہ میں ان دروازوں میں داخل نہ ہوں تو بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ہم حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ہم بن سکتے ہیں"

بروقت انتباہ کا ردّ عمل

حضور ایدہ اللہ کے اس بروقت انتباہ کے نتیجہ میں مخلصین جماعت کے دلوں میں ایمان و اخلاص کی ایک نئی لہر دوڑ گئی اور تحریک جدید کی خاطر مالی قربانی کے معقول اضافے حضور کی خدمت میں پیش ہونے لگے جیسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے چونتیسویں سال کی وصولی گذشتہ سال کی نسبت بقدر پینتالیس ہزار روپے بڑھ گئی الحمد للہ علیٰ ذالک

بعض قابل قدر مساعی

اِسی سال اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کو اپنے محبوب امام کی قیادت میں بعض غیر معمولی کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی مثلاً

(۱) مشرق بعید میں تبلیغ اسلام کو زیادہ مؤثر اور جاپان تک ممتد کرنے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے ایک کٹھن سفر اختیار فرمایا۔ جس نے مشرق بعید میں تبلیغ اسلام کے متعدد راستے کھول دیئے اسکی تفصیل آنمکرم کی تقریر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

۲۔ دنیا کے بیالیس ملکوں میں جہاں کہ اسلام کی ضیا پاشی کے لئے جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے ان کے نظم و نسق کو چلانے کے ساتھ ساتھ تراجم قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابوں کے تراجم کی اشاعت عمل میں آئی عربی انگریزی۔ ڈچ۔ انڈونیشین۔ ترکی سپینش۔ اٹالین۔ سواحیلی۔ لوگنڈا زبانوں میں اسلام کے پیغام کو اقوام عالم تک پہنچایا گیا۔ تصنیف تالیف کا یہ عظیم الشان منصوبہ تحریک جدید کی بنیاد کو کس قدر مستحکم کرنے کا باعث ہو رہا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

پاکستانی جماعتوں کی ذمہ داری

ان تمام بنیادی کاموں کی ذمہ داری دراصل پاکستانی جماعتوں پر عاید ہوتی ہے پاکستانی احباب جماعت اپنے ائمہ کرام کے اوّل مخاطب ہیں۔ ان میں سے بعض نے امام وقت علیہ السلام کو بچشم خود دیکھا اور حضور کے خلفاء کا زمانہ پایا۔ غرض ہم نے تربیت کے بہترین مواقع پائے بدیں صورت تحریک جدید کی بنیاد کو مستحکم سے مستحکم تر کرنے کی ذمہ داری اولین طور پر پاکستانی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے۔ اسی لئے جب کبھی بھی بیرونی ملکوں کی جماعتیں قربانی اور اخلاص کے میدان میں پاکستانی جماعتوں سے آگے نکلتی نظر آئیں تو خلیفۂ وقت نے اس پر اظہار مسرت کے ساتھ پاکستانی جماعتوں کے لئے حرف انتباہ ارشاد فرمانا بھی لازمی خیال فرمایا جس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ اپنے خطبہ فرمودہ ۲ مئی ۶۹ء میں ارشاد فرمایا:۔

ایک تشویش کا اظہار

"اگر سال رواں کا بجٹ ہم سامنے رکھیں تو ہماری ترقی صرف چالیس فی صدی ہے ہماری یہ ترقی دگنی بھی نہیں ہے اس کے مقابلہ میں بیرونی ممالک کے بجٹ سے جو اندازہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسا فضل کیا ہے کہ ان کی قربانیوں کا مجموعی طور پر جو نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے وہ ۵۳ء اور ۶۷ء کے درمیانی چودہ سال میں ساڑھے سات گنا زیادہ (ساڑھے سات سو فیصدی) بڑھ گیا ہے۔ تو جس رفتار سے وہ آگے نکل رہے ہیں اور جس سست رفتار سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ جب ان کا ہم مقابلہ کرتے ہیں تو میرے دل میں تشویش پیدا ہوئی ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر مخلص دل میں تشویش پیدا ہوگی"

پاکستانی جماعتوں سے مطالبہ

اس تشویش کا طبعی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ امام وقت جماعت کے جس طبقہ سے بھی جس قدر قربانی کا مطالبہ فرمائیں وہ پورے اخلاص کے ساتھ امام کے حضور پیش کر دی جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے پینتیسویں سال میں پاکستانی جماعتوں سے سات لاکھ نوّے ہزار روپے کا مطالبہ فرمایا ہے۔ جسے پورا کرنا ہر پاکستانی احمدی کا فرض اوّلین ہے اس کی یاددہانی کے طور پر حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ مئی ۶۹ء میں فرمایا

"جیسا کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں استعداد ہے کہ وہ تحریک کا سات لاکھ نوّے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے۔ اگر وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اگر وہ الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں۔ اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورت وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں۔ لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تاکہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی برکت سے کر دے۔ پس وعدوں کے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ اگرچہ الفضل مورخہ یکم جون کے پرچے میں شائع ہو چکا ہے تاہم اس کی اشاعت کو وسیع تر کرنے کے لئے اسے الگ طور پر بھی چھپوا دیا گیا ہے۔ اور عہدیداران جماعت کو بھجوایا جا رہا ہے۔

حرفِ آخر

آخری تاریخ ۳۰ احسان کو ملحوظ رکھا جائے۔ جماعت کے متعلقہ عہدیداران حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ حضور کے ارشادات مندرجہ خطبہ فرمودہ ۲۳ مئی ۶۹ء کی تعمیل کے لئے آخری تاریخ ۳۰ احسان (جون) مستحضر رکھی جائے۔ پوری کوشش فرمائی جائے کہ مذکورہ تاریخ تک وعدوں میں غیر معمولی اضافہ عمل میں لا کر انہیں سات لاکھ نوّے ہزار روپے تک بڑھا دیا جائے

وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللّٰهِ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال سیکرٹری مال / سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۸۲ میں نذیر احمد خادم ولد چوہدری احمد دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 184/7-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ نذیر احمد خادم چک 184/7-R ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ چوہدری محمد طفیل سعید گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ خورشید احمد ولد غلام حسین صاحب گھٹیالیاں

مسل نمبر ۱۹۵۸۳

میں محمد عبداللہ ولد دریام صاحب قوم جٹ گل پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک سدھا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زرعی زمین ۲۸ کنال بارانی مالیتی ۷۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد عبداللہ چک سدھا سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ نعمت علی پسر محمد عبداللہ صاحب چک سدھا۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ مجید احمد پسر محمد عبداللہ صاحب چک سدھا۔

مسل نمبر ۱۹۵۸۴

میں برکت بی بی زوجہ محمد عبداللہ صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت غرمدی ۱۹۱۶ء ساکن چک سدھا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے

۲۔ ایک جوڑی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۵۰۔۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ برکت بی بی اہلیہ محمد عبداللہ

گواہ شد:۔ مجید احمد جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ علی احمد بقلم خود امیر حلقہ اہلدیت ددصل پور جھلیاں

مسل نمبر ۱۹۵۸۵ میں چوہدری جلال الدین ولد چوہدری خواجہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۸۲ سال بیعت ۱۹۰۰ء ساکن چک 269/E.B ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین ۱۵ ایکڑ چک 269/E.B ۳۰۰۰۰ روپے

۲۔ زمین ۴ ایکڑ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ ۸۰۰۰ روپے

۳۔ مکان خام مالیتی ۲۰۰۰ روپے

کل جائیداد ۴۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ جلال الدین بقلم خود

گواہ شد:۔ مبارک علی ولد جلال الدین

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ احمدی بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۵۸۶

میں حافظ ڈاکٹر عبدالجلیل خان شاہجہانپوری ولد قدرت اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ڈاکٹری عمر ۸۶ سال بیعت ۱۹۰۱ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان واقع دار الرحمت ربوہ مالیتی ۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالجلیل خان موچی دروازہ لاہور

گواہ شد:۔ محمد شریف صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور۔ گواہ شد:۔ عبدالکریم خان پیر محلی

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۴ جون ۱۹۶۹ء کے صفحہ ۲ پر طالبات جامعہ نصرت کے امتحان دینیات کا نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اس کے ابتدائی نوٹ میں ایف اے سال اول میں اول قرار پانے والی طالبہ کا نام سہو کتابت سے غلط شائع ہوگیا ہے۔ صحیح دکھا جاتا ہے کہ ایف اے سال اول میں بشریٰ شاہدہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ۱۳۱/۱۵۰ نمبر حاصل کرکے انعام کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

دعائے مغفرت

مکرم سردار خان صاحب صدر جماعت احمدیہ موہلکی ضلع گوجرانوالہ مطلع فرماتے ہیں
"جماعت ہذا کے دو مجاہد تحریک جدید رضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔۔۔۔
عزیزہ نور النساء بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب دوم شیخ احمد الدین صاحب
ان کا چندہ سال حال داخل ہو چکا ہے۔ ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ
خدا تعالیٰ ہر دو کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے
اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۹ء کو محترمہ سیدہ حسن اختر بانو زوجہ ابو الفیض خان صاحب چوہدری بمقام بوگرہ مشرقی پاکستان وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مولوی سید عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ آف برہمن باڑیا مشرقی پاکستان کی چھوٹی صاحبزادی تھیں اور سید اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مشرقی پاکستان کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کے خاوند خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کے بڑے لڑکے ہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔

(مسعود عبداللہ خان۔ کراچی)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

"یہ چیز چندہ تحریک سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور پھر اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے، کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

پروگرام فوجی بھرتی بابت ماہ جون ۱۹۶۹ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۵-۶-۶۹	جمعرات	سکول بھاگٹانوالہ	سرگودھا
۷-۶-۶۹	ہفتہ	سکول بدھراٹھ	سرگودھا
۱۱-۶-۶۹	بدھ	یونین کونسل آدھی کوٹ	"
۱۷-۶-۶۹	منگل	کمیٹی دفتر - بھیرہ	"
۱۸-۶-۶۹	بدھ	شفاخانہ حیوانات کوٹ مومن	"
۱۹-۶-۶۹	جمعرات	ریسٹ ہاؤس خوشاب	"
۲۴-۶-۶۹	منگل	ریسٹ ہاؤس اوچھالی	"
۲۵-۶-۶۹	بدھ	سکول سیال شریف	"
۲۷-۶-۶۹	جمعہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۲۸-۶-۶۹	ہفتہ	" شور کوٹ سٹی	جھنگ

نوٹ:
بھرتی صبح ۹ بجے ہوگی
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں
عمر ۱۷ سال سے ۲۳ سال تک

(نظارت امور عامہ ربوہ)

دو نئے قرضے

۵ رجون ۱۹۶۹ء کو کھل رہے ہیں

۵¼ فیصد — **۵¾ فیصد**

قرضہ برائے ۱۹۷۹

* صرف ایک دن کے لئے کھلے گا۔
* مساوی قیمت پر جاری کیا جائے گا یعنی ہر سو روپے کے لئے سو روپیہ وصول کیا جائے گا۔

منافع کی ادائیگی ششماہی بنیاد پر ہوگی۔

قرضہ برائے ۱۹۸۹

* تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا۔
* ۱۲ رجون تک مساوی قیمت پر جاری کیا جائے گا۔ اس کے بعد ۱۳ رجون سے ۱۹ رجون تک ایک روپے گیارہ پیسے فی سینکڑہ قیمت اجرا ہوگی اور پھر گیارہ پیسے فیصد فی ہفتہ کے حساب سے تا اطلاع ثانی اضافہ ہوتا رہے گا۔

قرضوں کیلئے درخواستیں سو روپیہ یا اس رقم کیلئے وصول کی جائیں گی جو سو پر مساوی تقسیم ہوسکے۔

درخواستوں کے فارم مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل ہوسکیں گے:

۱۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان، کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چاٹگام، کھلنا اور بوگرہ۔
۲۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بنک کے دفاتر نہیں ہیں وہاں نیشنل بنک آف پاکستان کی تمام شاخوں سے فارم دستیاب ہوں گے۔
۳۔ جن مقامات پر سٹیٹ بنک کے دفاتر یا نیشنل بنک کی شاخیں نہیں ہیں وہاں سرکاری خزانوں سے فارم ملیں گے۔

وزارت مالیات حکومت پاکستان نے جاری کیا

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب آف کوٹ رحمت خان سابق مدد گار کارکن تحریک جدید مورخہ ۲۳/۵/۶۹ بروز جمعۃ المبارک وفات پاگئی ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۴/۵/۶۹ کو بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی

قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کے درجات بلند کرتا رہے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

شریف احمد شیخوپوری سابق مدرس، موضع ام پورہ ڈاک خانہ باٹا پور - لاہور۔

مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ ہجرت (مئی) کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ ہجرت ختم ہو چکا ہے ابھی تک مجالس نے اس ماہ کا چندہ تا حال مرکز میں نہیں بھجوایا۔ حالانکہ دستور کے مطابق ہر ماہ کی بیس تاریخ تک چندہ مرکز کو ارسال ہو جانا چاہئیے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ وصول شدہ چندہ جات جلد مرکز کو ارسال کریں

مہتمم مال
(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بنی نوعِ اِنسان کے لئے نہایت امید افزا قرآنی پیغام

یہ پیغام انسانوں کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دینے والا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”کفار کی ناکامی اور کفر و شرک کی تباہی کی پیشگوئی کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حسن انجام کا ذکر فرماتا ہے جنہوں نے اس کی خاطر ہر قسم کے ابتلاؤں کو برداشت کیا مگر ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ ہوئی اور وہ خدا اور اس کے رسول کے لئے متواتر قربانیاں کرتے چلے گئے۔ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا وہ لوگ جو ہماری محبت میں محو ہو کر ہمارے قرب کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں اور ہمارے دروازہ پر ہر وقت گرے رہتے ہیں لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ہمارا سلوک ان سے یہ ہوتا ہے کہ ہم انہیں یکے بعد دیگرے کامیابی اور عروج کے غیر متناہی رستوں کی طرف بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ گویا دشمن تو چاہتا ہے کہ ان پر ہر قسم کی ترقیات کے دروازے بند کر دے مگر خدا تعالیٰ کا سلوک ان سے یہ ہوتا ہے کہ دشمن اگر ایک دروازہ بند کرتا ہے تو خدا تعالیٰ ان کے لئے سو دروازے کھول دیتا ہے اور اس طرح نہ صرف انہیں اپنے دنیوی مقاصد میں کامیابی ہوتی ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ان کا ہر قدم انہیں زیادہ سے زیادہ خدائی برکات اور انوار کا مورد بنا دیتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ایک ایسا امید افزا پیغام دیا ہے جو ان کے مردہ قلوب میں بھی زندگی کی لہر پیدا کرنے والا اور انہیں فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دینے والا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سی ناکامیاں اس مایوسی کی وجہ سے ہوتی ہیں کہ انسان سمجھتا ہے میرے لئے اب ترقی کا کوئی امکان نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بات غلط ہے جو لوگ ہماری محبت اور ہمارے وصال کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں انہیں ہم متواتر ان راستوں کا پتہ بتاتے چلے جاتے ہیں جو ہم تک پہنچنے والے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ جدوجہد اپنے خود ساختہ معیاروں کے مطابق نہ ہو بلکہ ہمارے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہو جس پر فِیْنَا کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔

پھر یہ آیت نہ صرف مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان مژدہ کی حامل ہے بلکہ اس میں غیر مسلم دنیا کے لئے بھی ایک بہت بڑا زندگی بخش پیغام ہے، بلکہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی ایمان نہیں رکھتے انہیں بھی اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اسلام کا خدا جو رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے اس نے اپنی محبت کے دروازے دنیا کے تمام انسانوں کے لئے کھول رکھے ہیں۔ پس ان کے لئے بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر ان کے دلوں میں سچائی کی تڑپ پائی جاتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر اس دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا ہے تو انہیں بھی اس کا پتہ لگ جائے۔ اور وہ بھی شکوک و شبہات سے رہائی حاصل کر سکیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ وہ سچے دل سے یہ دعائیں کریں کہ اے خدا! اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے تو تو ہم پر رحم فرما اور ہمیں بھی اپنی طرف ہدایت دے اور ہمارے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تاکہ ہم تیری محبت سے محروم نہ رہیں اور تیرے وجود کے قائل ہو جائیں۔ اگر اس طرح سچے دل سے کوئی شخص دعا کرے اور کم سے کم چالیس دن تک لگاتار کرتا چلا جائے تو خواہ اس کے دل پر کتنے بھی تاریک پردے پڑ چکے ہوں اور خواہ وہ کسی ملک کا باشندہ ہو رب العلمین خدا اس کو ضرور ہدایت دے گا اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایسے رنگ میں اپنا وجود ظاہر کرے گا کہ اس کے دل سے شکوک و شبہات کی تاریکی بالکل دور ہو جائے گی اور اس کی روح خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ناصیہ فرسا ہو جائے گی۔“ (تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت صفحہ ۳۸۲)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سوڈان کے سابق صدر اور ان کے ساتھیوں کو پھانسی دی جائے گی

خرطوم ۵ جون۔ سوڈان کی نئی فوجی حکومت کے وزیر اعظم ابوبکر عوض اللہ نے اعلان کیا ہے کہ سابق صدر اسماعیل الازہری کی حکومت کے رہنماؤں کو پھانسی دے دی جائے گی انہوں نے خرطوم میں نئی حکومت کے مظاہرین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں جن الزامات میں سزا دی جائے گی ان میں آئین کی خلاف ورزی، رشوت ستانی، غبن اور دوسری بدعنوانیاں شامل ہیں۔

مسٹر عوض اللہ نے بتایا کہ ایک وزارتی کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کا کام ان جرائم کے لئے سزائے موت مقرر کرنے کے سلسلے میں نئے قوانین وضع کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے فیصلوں کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

اندور میں خوفناک ہندو مسلم فسادات

حیدر آباد۔ ۵ جون بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش کے شہروں حیدر آباد اور سکندر آباد میں کرفیو کی میعاد مزید ایک ہفتہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔ کرفیو روزانہ رات کو دس بجے سے صبح سات بجے تک نافذ رہا کرے گا۔ یاد رہے کہ گذشتہ روز تلنگانہ کا الگ صوبہ قائم کرنے کے سلسلہ میں حیدر آباد اور سکندر آباد میں خونریز فسادات شروع ہو گئے تھے۔ جن میں کم از کم چھ افراد ہلاک اور ۱۵۰ زخمی ہو گئے تھے۔ دریں اثناء اندور میں کل ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے۔ جن میں سرکاری اطلاعات کے مطابق ۲ افراد ہلاک اور ۷۵ زخمی ہو گئے۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کی ۸۹ دکانیں اور مکانات جلا کر راکھ کر دیئے کل دوپہر سے اندور میں کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا۔ آج اس کی میعاد ایک دن کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔

سید محسن شاہ کا انتقال

لاہور ۵ جون۔ تحریک آزادی کے ممتاز رہنما اور انجمن حمایت اسلام کے سابق صدر سید محسن شاہ طویل علالت کے بعد پرسوں رات انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو کل سہ پہر قبرستان میانی صاحب میں سپرد خاک کر دیا گیا جنازہ میں عدالت عالیہ کے ججوں، وکلاء، سیاسی و سماجی کارکنوں اور ممتاز شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پاکستان میں چین کے نئے سفیر کے تقرر کی منظوری

اسلام آباد ۵ جون۔ حکومت پاکستان نے مسٹر چنگ تنگ کو پاکستان میں چین کے سفیر کی حیثیت سے تقرر کی اجازت دے دی ہے اس کا اعلان کل پاکستان کی وزارت خارجہ کی طرف سے کیا گیا۔

مسٹر چنگ اس وقت چین کی وزارت خارجہ میں ایشیائی شعبہ کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں اس سے پہلے وہ ڈنمارک، الجزائر اور کانگو میں سفارتی فرائض انجام دے چکے ہیں توقع ہے کہ مسٹر چنگ تنگ ۱۰ جون کو پاکستان پہنچ جائیں گے۔

امریکی سفیر کا استعفیٰ منظور

واشنگٹن ۵ جون۔ صدر نکسن نے پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر بنجمن اوہلرٹ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے آپ ۶۷ء سے سفارتی فرائض انجام دے رہے تھے

بندر کو خلاء میں بھیجنے کا پروگرام ملتوی

واشنگٹن ۵ جون۔ امریکہ نے اس ماہ کے آخر میں بندر بردار خلائی جہاز کو مدار میں بھیجنے کا جو پروگرام بنایا تھا اسے بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے امریکہ کے خلائی تحقیقات کے ادارے نے بتایا ہے کہ کیپسول میں اچانک دھماکہ ہو جانے کی وجہ سے خلائی جہاز کے پرزوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے یہ تحقیقاتی پرواز ملتوی کر دی گئی ہے۔ سابقہ پروگرام کے مطابق اس خلائی جہاز کو ایک اعلیٰ تربیت یافتہ بندر رسمینہ جون کے آخر میں کسی وقت اپنے سفر پر روانہ ہونا تھا یہ خلائی جہاز قریباً ۳۰ دن تک خلاء میں رہتا۔ نئے پروگرام کے تحت جو خلائی جہاز مدار کی طرف روانہ کیا جائے گا اس میں ایسا انتظام ہو گا کہ اس کو پائلٹ بندر آسانی سے چند رنگ دار بٹنوں کو دبا کر کھانا حاصل کر سکے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲